نمبر ۵۰
سرایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ۱ | ۔۔۔ مہدی آخر زمان
۲۶ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام | ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء
سلسلہ الجدید جلد ۲ | سلسلہ القدیم جلد
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ للعہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ یا ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ یا ہر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔۔ غرباء سے جنکی آمد ماہوار عہ ہو یا کم صرف عہ، عام قیمت مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
لوکل ۔۔۔۔ عہ افریقہ ۔۔۔۔ للعہ

مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفی ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و ز خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کرو

نام کتاب و مصنف	مضمون	قیمت
تفسیر سورۂ جمعہ مع [illegible] از حضرت حکیم مولوی نور الدین	یہ تفسیر حضرت مولوی صاحب نے ایک خطبہ میں بیان فرمائی تھی جسے ایک دوست نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھاپ کر شائع کیا ہے	۱۲ر
نور الدین مصنفہ حضرت مولوی صاحب موصوف	دھرم پال آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب لاجواب۔ مخالفین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب۔ آیات قرآنی کی تفسیر۔ بعد نظر ثانی مصنف دوبارہ از سر نو چھپوائی گئی۔	۰۸ر
افضیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم سیکنڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان	آریہ مذہب کے رد میں ایسی عمدہ کتاب ہے کہ اس سے بہت سے آریوں کے خیالات درست کر دیئے ہیں قابل دید کتاب ہے ضرور ملاحظہ فرماویں	حصہ اول ۱۲ر دوم ۴ر [illegible]
لغات القرآن حصہ اول مولوی سید [illegible] صاحب	قرآن شریف کی لغات کو عربی اور اردو میں مستند طور پر لکھا گیا ہے اور ایک اہل زبان عرب کی تصنیف ہے	[illegible]
لیکچر [illegible]	یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں کے بیان میں دیا۔	۱ر
وفات مسیح	نظم پنجابی	۲ر
کامن احمدی		۱ر
التذکرہ مصنفہ شیخ عبد الرحیم صاحب	ترجمہ نماز و اسمار الٰہی	۲ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کے درمیان مباحثہ	۸ر
آیات الرحمان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصا موسے مصنفہ بابو الٰہی بخش۔ اس کتاب میں شیطانی اور رحمانی القا میں فرق دکھایا گیا ہے۔	۸ر
صیانۃ القرآن عن وساوس الشیطان مصنفہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب	تردید خیالات مولوی عبد اللہ چکڑالوی	۳ر
مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے عقلی اور نقلی ثبوت متعلق دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ کالم	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛ کالم	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

(۱) یہ اجرت پہلے ہی سے کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی سب زائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

(۲) اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے مابعد کا کوئی حساب نہیں

(۳) اشتہار متواتر دئے جاوینگے یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

(۴) ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے [illegible] شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

(۵) تقسیم کرائی فی ضمیمہ مہر فیصدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸ر اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

(۶) یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زاید نرخ نا منظور کریں ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاویگی۔

(۷) مینجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

(۸) اشتہار کے متعلق اجرت کا فیصلہ کرنے سے پہلے چاہیئے کہ مشتہر اپنا مضمون اشتہار پہلے مینجر کو دکھالے مینجر کو اختیار ہوگا کہ اگر مضمون اشتہار نا مناسب سمجھے تو اس میں مناسب تبدیلی کر لے یا اشتہار کو بند کرے۔

(۱۰) چونکہ اشتہارات کے واسطے صفحے مقرر ہیں اس واسطے صرف گنجائش کے ہونے پر اشتہار لیا جاویگا۔

(مینجر)

نمبر ۵۰ | ۲۶ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء | جلد ۲

فہرست مضامین

صفحہ ۳ ۔ ڈائری ۔ اخبار قادیان
صفحہ ۴ و ۵ حضرت مسیح موعود اور ایک ہندی رسالہ
صفحہ ۷ ۔ اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان
صفحہ ۷ و ۱۰ ۔ لیکچر گجرات ۔ ضروری اطلاع
صفحہ ۸ و ۹ ۔ خطبہ نکاح ۔
صفحہ ۱۱ ۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۱۲ ۔ وصیت صفحہ ۱۳ ۔ شعر وسخن ۔
صفحہ ۱۴ ۔ ریسیدزر ۔ دلچسپ علمی خبرین ۔
صفحہ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ اشتہارات

ڈائری

القول الطیب

۲۹ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ ایک درویش حضرت صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا ۔ اس نے ذکر کیا کہ پہلے مین بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑہنے کے کچھ نہین آتا کوئی ایسا طریق تبلائین کہ پھر وہ بات شروع ہو جاوے حضرت نے فرمایا فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے ۔ اس مین کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیت رکہو ۔ عمل صالح وہ ہے جس مین کوئی فساد نہ ہو اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہئے اور کچھ دنیا کا بننا چاہے ۔ تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے ۔ خدا ایسے آدمیون کو پسند نہین کرتا ۔ عمل صالح وہ ہے جو محض خدا کیواسطے ہو پھر خدا تعالےٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گذارے کی صورتین خود بخود ظاہر ہو جاتی ہین ۔ مگر یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہین کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتون کا خیال دل مین لائے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانون پر ہے ۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔ تو اس مین بھی خالص محبت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبت کا نمونہ دنیا کے اندر ماں کی محبت مین قائم ہے کہ وہ اپنے بچے کو کسی غرض کے واسطے محبت نہین کرتی بلکہ وہ محبت طبعی ہوتی ہے اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تو اپنے بچے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے مرے یا زندہ رہے کوئی باز پرس تجھ سے نہین ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچے کے حق مین موت کا کلمہ موہنہ سے نکالتا ہے اور محبت کا جوش وہ طبعی ہوتا ہے بچہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہین کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت مین ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے انس پکڑتا ہے ۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے جب بچہ نادان ہو کر ماں کی محبت کے عوض مین محبت کرتا ہے تو خدا ایک بچے سے بھی گیا گذرا ہے کہ وہ تمہاری محبت کا عوض تم کو نہ دیگا وہ ضرور محبت کرنے والون کے ساتھ محبت کرتا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے جب انسان کا دل خالص ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کچھ چیز نہین وہ تو خود بخود خدمت کرنے کے واسطے تیار ہو جاتی ہے لیکن وظائف کے ساتھ خواہش کرنا کہ دنیا مل جاوے ۔ یہ ایک بت پرستی ہے اور اس سے سالک کو سخت پرہیز درکار ہے ۔ جب خدا مل جاوے تو پھر دنیا کچھ شے نہین ۔ جو لوگ دنیا کے پیچھے پڑتے ہین ۔ دنیا ان سے بھاگتی ہے اور جو دنیا کو چھوڑتے ہین ۔ دنیا خود بخود ان کے پیچھے آتی ہے

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔ آپ ایک ضروری مضمون کے لکھنے مین مصروف ہین جو کہ حقیقۃ الوحی کے ساتھ لگایا جاویگا ۔ کتاب مذکور کی اشاعت تاحال نہین ہوئی حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جمعہ گذشتہ مین مسجد مبارک مین خطبہ جمعہ پڑہا جس مین مولویصاحب موصوف نے ایک نہایت لطیف پیرایہ مین حضرت مسیح موعود کے ہند مین آنے کے متعلق ایک پیش گوئی قرآن شریف مین سے دکھائی اس خطبہ کا اقتباس کسی آیندہ اشیو مین انشاء اللہ کیا جاویگا ۔

اس ہفتہ مین بابو علی گوہر صاحب میرٹھ سے بابو محمد صاحب لودہانہ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ۔

معذرت

چونکہ اخبار کے واسطے جو کاغذ خرید کیا گیا تہا وہ ختم ہو چکا ہے اور بہ سبب کمی فنڈ کے جو سال کے آخر مین عموماً ہو جایا کرتی ہے نیا کاغذ خریدا نہین جاسکا اس واسطے یہ اخبار معمولی کاغذ پر چھپا ہے جو اتفاقاً دفتر مین موجود تہا اور غالباً اگلے دو اخبار بھی اسی کاغذ پر نکلین گے کیونکہ تاحال کاغذ نہین آیا لیکن بہر حال شروع سال ۱۹۰۷ء سے وہی عمدہ کاغذ اخبار کو لگایا جاویگا

اگلا پرچہ دیر سے نکلیگا

چونکہ اگلے اخبار مین ایک ہی مسلسل مضمون درج کیا گیا ہے جو کہ بہ سبب طویل ہونے کے اخبار کے معمولی صفحون پر نہین آسکتا ۔ اس واسطے ۲۰ دسمبر کا اخبار بجائے ۱۶ صفحون کے ۲۰ ۔ یا ۲۴ صفحون پر شائع ہوگا ۔ اور اس وجہ سے اخبار کے شائع ہونے مین دیر ہوگی کیونکہ وہ پرچہ حسب معمول جمعرات کے دن ڈاک مین ڈالا نہ جا سکے گا ۔

حضرت مسیح موعودؑ اور ایک ہندی رسالہ

سرتی نام ایک معزز رسالہ ہندی زبان میں انڈین پریس الہ آباد سے نکلتا ہے۔ اس کے اکتوبر سنہ[illegible] کے نمبر میں اعلیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک آرٹیکل مہندر لال کے قلم سے چھپا ہے۔ جس کا ترجمہ خصوصیت سے میں بدر کے ناظرین کے لئے چھاپنا مناسب سمجھتا ہوں سرتی نے فی الحقیقت بڑی عالی ظرفی اور فراخ دلی سے کام لیا ہے کہ اس نے حضرت اقدس کے متعلق مضمون کو چھاپ دیا ہے اور اس کے لکھنے والے نے جو ہندو ہے نہایت بے تعصبی سے اصل واقعات کو پیش کیا ہے جس کے لئے میں حق پسندوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرا خیال ہے کہ سرتی کا یہ آرٹیکل بہت لوگوں کے لئے مفید اور موثر ہوگا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی

ہندو دھرم پر چلنے والوں کا بشواس (یقین) ہے کہ سخت کل یگ (فیج اعوج) کے آنے پر بشن بھگوان کلکی اوتار لے کر سنسار (دنیا) کو سیدھے راستہ پر چلانے کے واسطے آئیں گے۔

پنجاب میں ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے قادیان نام گاؤں کے رہنے والے حضرت مرزا غلام احمد صاحب یقین دلاتے ہیں کہ دھرم پستکوں (مذہبی کتابوں) میں جیسا کہ اوتار کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کے انوسار (موافق) وہ اس دنیا میں پرگٹ ہوئے ہیں جو لوگ ان کی سکھشا (تعلیم) پر چلیں گے وہ ابدی بہشت حاصل کریں گے۔ اسی طرح پر عیسائیوں کا جو اعتقاد ہے کہ حضرت مسیح پھر آویں گے [illegible] کو چاہیئے کہ اب کسی اور مسیح [illegible] آنے کی باٹ (راہ) نہ دیکھیں۔ حضرت ہی کو مسیح سمجھ کر ان پر بشواس (یقین) لاویں

سب سے زیادہ زور ان کا مسلمانوں پر ہے

مرزا صاحب یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو جاننا چاہیئے کہ جس مہدی کی دنیا میں آنے کی پیشگوئی قرآن میں کی گئی ہے اور جو شرطیں کی گئی تھیں ان سب باتوں کو انہوں نے پورا کیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا سنہ ۱۸۸۲ء میں ان کو یہ شوق ہوئے اپنا اچھیا (منشاء) ظاہر کرنے کے لئے ہوئی۔ الہام میں ان کو خبر دی گئی کہ ان کے پاس اچھے لوگ چاروں طرف سے آئینگے۔ (یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے ایڈیٹر) مرزا صاحب ان کے لئے سامان کریں ان کی جماعت سے گھبراویں نہیں۔ (لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس والی پیشگوئی کا اشارہ ہے ایڈیٹر) سنہ ۱۸۸۹ء میں مرید بنانے کی رسم چلی اور احمدی جماعت کا سلسلہ آرمبھ (شروع) ہوا سنہ ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا وگیاپن (اعلان) دیا گیا۔ اس کا بڑا اختلاف ہوا۔ ان کی دیکھا دیکھی سیالکوٹ کے چراغدین نامی ایک مسلمان نے بھی عیسیٰ ہونے کا دعوے کیا جس کے لئے مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی کہ وہ بہت بری طرح مارا جاوے گا۔ جس کے موافق اس کی موت پلیگ سے ہوئی۔

(یہ واقعہ تو بالکل صحیح ہے لیکن بخیال اصلاح و توضیح اس پر اتنا مستزاد کرنا ضروری ہے کہ چراغدین جموں کا رہنے والا تھا اس کے لئے حضرت اقدس نے پیشگوئی میں صاف طور پر لکھ دیا تھا کہ وہ طاعون سے ہلاک ہوگا چنانچہ جب اس نے مخالفت کا علم بلند کیا اور حضرت حجۃ اللہ کی مخالفت میں بے باکی سے قلم اٹھایا بلکہ حضرت اقدس کی ہلاکت کے لئے دعا مانگی اور مباہلہ کیا کہ کاذب کو خدا طاعون سے ہلاک کرے وہ اپنے خیال اور یقین سے حضرت اقدس کو معاذ اللہ کاذب سمجھتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے اپنے جلال کے لئے یہ کرشمہ دکھایا کہ خود اس کو ہلاک کیا جس سے ثابت ہو گیا کہ وہ کاذب تھا اور حضرت اقدس [illegible] صحیح سلامت رکھے [illegible] [illegible] [illegible] نہایت سختی سے [illegible] کی سچائی پر مہر کر گیا۔ ایڈیٹر)

یہ بھی قرآن میں لکھا ہے کہ جب مہدی آویگا تب چاند اور سورج کو رمضان کے مہینے میں گرہن ہوگا۔ (مہدی مسعود کا یہ نشان قرآن کریم میں اشارۃ النص کے طور پر آیا ہے اور حدیث صحیح میں کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے ایڈیٹر)

چنانچہ سنہ ۱۸۹۴ء کے رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن ہو کر یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

امرتسر کے ایک پادری نے حضرت کی نندا کی (حضرت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایڈیٹر) ۱۵ مہینے کے اندر اس کے مر جانے کی پیشگوئی کی گئی مگر پادری نے اپنے کرتوت (فعل) پر اپنے ہردے (دل) میں پشچاتاپ (توبہ) کی اس سبب سے وہ موت کے پنجہ سے بچ گیا مگر جب عیسائیوں نے قسم کھلا کر اس سے یہ بات پوچھی تو اس نے پشچاتاپ کرنے سے انکار کیا۔ (اصل بات یہ ہے کہ آتھم عیسائی نے پندرہ مہینے کے اندر پیشگوئی کے مطابق رجوع الی الحق کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ لیکن جب اس حق کو اس نے چھپایا اور باوجودیکہ اس کو قسم کھانے کے لئے حضرت اقدس نے بلایا اور چار ہزار روپیہ انعام بھی دینا چاہا کہ اگر وہ یہ قسم کھالے کہ میں نے اس پیشگوئی سے ڈر کر رجوع نہیں کیا تو وہ ضرور ایک سال کے اندر فوت ہو جاوے گا اور اگر فوت ہو تو چار ہزار روپیہ انعام لے مگر وہ قسم کے لئے نہ آیا اور یوں حق پوشی کے جرم کا مرتکب ہوا تب خدا تعالیٰ کی غیرت نے اسے ہلاک کر دیا ایڈیٹر) اور جلدی ہی مر گیا۔

پلیگ (طاعون) کا اس ملک میں آنا سب سے پہلے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ یہ سنہ ۱۸۸۲ء کی بات ہے اور اس کا (طاعون کا) عالمگیر ہونا ان کو سنہ ۱۸۹۸ء میں معلوم ہوا۔

پنجاب آریہ سماج کے پنڈت لیکھرام کا مارا جانا کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ پنڈت جی مرزا صاحب سے بات چیت (مباحثہ) کرنے کے لئے خود قادیان گئے تھے وہیں ان کی موت کا وقت ان کو بتایا گیا (اصل یہ ہے کہ قادیان میں آکر انہوں نے حضرت اقدس سے نشان مانگا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے اس کی تحریری اجازت لے کر اس کے متعلق وہ پیشگوئی شائع کی جس میں اس کی موت [illegible] موت اور وقت موت سب کچھ بتا دیا گیا تھا ایڈیٹر) [illegible] [illegible] [illegible] کے لئے مرزا صاحب [illegible] گھر کی تلاشی [illegible] احمدیہ [illegible]

دیانند سرسوتی کی موت کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا وہ بھی ٹھیک نکلا ان سب نشانات کو دیکھ کر ان کے مسلمان ان پر ایمان لائے ہیں۔ آجکل ان کے سماج (سلسلہ) میں تین لاکھ آدمی ہیں۔ وہ افغانستان۔ افریقہ۔ عرب ایران۔ آسٹریلیا۔ سٹریٹ سٹلمنٹ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی سوانح عمری اپنے آپ لکھی ہے اور اپنے پرکھوں (اجداد) کا برتانت (حال) کہتے ہوئے ان کو قندہار کا مغل بتایا ہے۔ ہندوستان میں آکر انہوں نے اسلام پور نام گاؤں بسایا جس کا اصل نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا یہ جگہ لاہور سے ۵۰ کوس کے فاصلہ پر شمال مشرق کی طرف واقع ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اسی گاؤں کا نام قادیان ہو گیا ہے۔ مغل لوگ اسرائیلی خاندان کے ہیں اور اسی نیشن میں عیسے کا ہونا بتایا جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے تحقیق کیا ہے کہ کشمیری اور افغان قدیم اسرائیلی خاندان کے لوگ ہیں۔ مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء سنہ عیسوی میں ہوا تھا۔ اس سمہ ان کا خاندان بہت غریب ہو گیا تھا۔ سکھوں نے ان کی بہت سی پرانی جائداد برباد کر ڈالی تھی۔ جس کے حاصل کرنے کے لئے ان کے پتا (والد صاحب) کو بڑے مقدمے لڑنے پڑے ان کے جنم سے ان کے سابق خاندان کا خاتمہ ہوا پرماتما نے ان کو کہہ دیا تھا کہ اب اس خاندان کا نئے سرے سے نام ہوگا۔ اور ایسی عزت بڑھیگی کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت لینگے۔ بچپن میں انہوں نے اچھے اچھے مولویوں سے فارسی اور [illegible] پڑھی۔ باپ سے انہوں نے حکمت پڑھی بڑے ہو کر زمینداری کے کاروبار میں پتا کو سہارا دیا اور پتا کی اجازت سے کچھ دن انگریزی سرکار کی نوکری بھی کی انہیں دنوں آپ کو یہ معلوم ہوا کہ نوکری پیشہ لوگ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کیونکہ . . . .

. . . ان کی تمام دلی خواہشیں حرام یا حلال مال حاصل کرنے ہی تک محدود ہیں۔ بہتیرے تکبر اور بدچلنی۔ دین کی لاپرواہی اور طرح طرح کے اخلاق رزیلہ میں شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لئے نوکری چھوڑ کر آپ پھر زمینداری کے کام میں لگے مگر اپنا بہت سا وقت قرآن شریف کے پڑھنے میں صرف کرتے تھے۔ انہیں دنوں ان کے پتا نے ایک دن یہ خواب دیکھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible] ٹھاٹ باٹ (شان و شوکت) سے آئے ہیں

پتا نے آپ کو نذر دینے کے لئے ایک روپیہ نکالا۔ مگر وہ کھوٹا نکلا۔ اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ دنیا داری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت کھوٹے روپیہ کی سی ہے۔ ان کو پتا نے اپنی عمر مقدمے لڑنے میں گنوائی تھی اس سے ان کو اپنے جیون کا بے ارتھ (ضائع) جانا بہت افسوس اور فکر کا باعث ہو گیا۔ اسی بچار سے انہوں نے ایک مسجد بنوائی اور یونہی وہ پوری ہوئی تو ہی ان کا دیہانت (انتقال) ہو گیا اسی مسجد میں ان کی اچھیا انوسار (مرضی کے موافق) بتائی ہوئی جگہ پر ان کی قبر بنائی گئی۔

پتا کے مرنے کے دن ہی حضرت کو پہلا الہام ہوا جس کا ارتھ یہ تھا۔ کہ آج سورج است (غروب آفتاب) پیچھے پتا کا انتقال ہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جب انہیں دنیا کے آدمیوں کی طرح پتا کے مرجانے کا سوچ ہوا تب دوسرا الہام ہوا۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ کیا ایک پرانی کے لئے پرمیشر کافی نہیں ہے۔ اس الہام سے ایسی تسلی ہوئی کہ بیان نہیں کی جاتی یہ الہام ایک نگینہ پر کھدوا کر اس کی ایک انگشتری انہوں نے بنوالی۔ مرزا صاحب ابتدا ہی سے پرماتما کے بڑے بھگت ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ ان سے ایشور کی بھی بڑی محبت ہے۔ ایک مرتبہ انہیں خواب میں ایک مہاتما نے اپدیش دیا کہ پونتر لوگوں کو روزے رکھنا بڑی ضروری بات ہے مرزا صاحب نے اس کے موافق روزوں کا رکھنا شروع کیا مگر دکھاوٹ کے لئے نہیں ان کا قاعدہ تھا کہ گھر سے کھانا منگوا کر چپ چاپ کسی اناتھ (یتیم) کو دیدیتے رات کو ایک بار کھانا کھاتے تھے اس کو بھی آپ نے گھٹانا شروع کر دیا اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ دن رات کئی تولے روٹی کھاتے تھے اس پر بھی انہیں کچھ کشٹ (تکلیف) نہیں ہوا۔ ان کے آتمک (روحانی) بچار بہت بڑھ گئے اور حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دیدار انہیں جاگتے ہوئے دکھائی دیا۔ اس روپ کا برنن کرنا کٹھن ہے کیونکہ دنیا کی آنکھ سے یہ دور ہے نو دس مہینے اسی طرح گذرے۔ اس کا پھل انہیں یہ ملا کہ بھوک پیاس بس (قابو) میں ہو گئی۔ ایک موٹا پہلوان بھی ان کے برابر بھوکا نہیں رہ سکتا تیرہویں صدی گذرنے پر جب چودہویں صدی لگی تب یہ عجیب واکیہ مرزا صاحب کو ملا (یعنے یہ الہام ہوا۔ ایڈیٹر) کہ ایشر ہی نے تجھے قرآن سکھلایا ہے اور اس کا

مول ارتھ (صحیح مطلب) تجھ پر کھولدیا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگوں کو ڈراوے جو پشت در پشت سے غفلت اور غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

اس سے وہ راہ راست پر آجائینگے ان کو کہدے کہ میں پرمیشر کی طرف سے لوگوں کی طرف مقرر کیا گیا ہوں۔

یہ بچن براہین احمدیہ نام پستک (کتاب) میں چھاپا گیا ۱۸ برس ہوئے جب (اب تو پچیس سے زیادہ ہو گئے ایڈیٹر) مرزا صاحب نے اس کتاب کو شائع کیا تھا۔

ان کے سلسلے میں سیدھے سادھے تھوڑے مسلمان ہی نہیں بلکہ کتنے ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ ڈپٹی کلکٹر تحصیلدار۔ اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل اسسٹنٹ وغیرہ اور کئی رئیس۔ جاگیردار۔ علاقہ دار اور نوابوں کی اولاد ہیں۔ اور کتنے ہی منش (انسان) جو پہلے برے چال چلن تھے ان کے اپدیش (نصیحت) سے نیک بن گئے ہیں مرزا صاحب انگریزی سرکار کے بڑے خیر خواہ ہیں۔ مسلمانوں میں کافروں کے مارنے کے لئے جو جہاد کرنے کی بات ہے اس کا یہ کھنڈن (رد) کرتے ہیں۔ اپنے پیغمبر ہونے کے رشتہ میں کہتے ہیں۔

خدا میرے پر تجلی فرماتا ہوا۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں مجھے اس نے کہا کہ تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہدے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ . . . .

. . . دعائیں قبول ہوتی ہیں پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ ان باتوں میں کوئی تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ نشان مجھے اس لئے دئے گئے جن سے میں اس سچے خدا کی طرف لوگوں کو کھینچوں۔ جس کی طرف ایک دن ہر ایک کو جانا ہے۔ آجکل جو بار بار زلزلے آرہے ہیں۔ ان کا آنا بھی مرزا صاحب نے بہت پہلے سے کہا ہے ان کو پرمیشر سے جو کچھ ملتا ہے انہیں یہ اپنے اخباروں میں چھپوا دیتے ہیں۔ قادیان سے بدر الحکم دنیا کے مذاہب پر نظر اردو میں اور انگریزی میں ریویو آف ریلیجنز چار اخبار نکلتے ہیں۔ (ایڈیٹر اب تو سات ہیں)

• حضرت نے ابھی حال میں ایک تجویز یہ نکالی ہے کہ قادیان میں ایک جگہ ایسی بنائی جاوے جہاں دھارمک (صلحاء) لوگ مرنے کے بعد دفن ہوں اوس کا نام

بہشتی مقبرہ رکھا گیا ہے۔

مرنے کے بعد یہاں دفن ہونے کی خواہش کرنے والوں کو اپنی جایداد کا دسواں حصہ سرکار میں مقبرہ کے نام لکھوا دینا چاہیئے۔ (اصل یہ ہے کہ یہ حصہ مقبرہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اشاعت اسلام اس کی غرض ہے۔ ایڈیٹر) غریب احباب مفت جگہ پائیں گے آجکل قادیان میں حضرت کے درشن کو بہت سے یاتری جاتے ہیں ان کے لئے ایک لنگرخانہ کھولا ہوا ہے جہاں سب کو بھوجن ملتا ہے۔ مرزا صاحب کی تصویر امریکہ تک کے اخباروں میں چھپ چکی ہے میں آگرہ میڈیکل کالج کے پروفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا بہت دھنیا واد (شکریہ) ادا کرتا ہوں۔ آپ ہی سے میں نے پہلے پہل حضرت کا نام سنا تھا۔ تب سے میں برابر حضرت مرزا صاحب کی بانیوں (تقریروں) کو بڑی محبت سے پڑھا کرتا ہوں۔

(مہندر لال)

اشتہار سالانہ جلسہ انجمن تشحیذ الاذہان

انجمن تشحیذ الاذہان جو کہ ۱۹۰۶ء کے شروع میں بمشورہ حضرت مسیح موعود بدیں غرض قائم کی گئی ہے کہ نوجوانان سلسلہ احمدیہ تقریر و تحریر میں حاصل کریں اور اس قابل ہوں کہ دشمنان اہل اسلام اور مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضات کا بوقت ضرورت اچھی طرح سے دندان شکن جواب دے سکیں اس انجمن کا پہلا سالانہ جلسہ (سالانہ جلسہ اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا غرض کے پیدا کرنے کے لئے اس انجمن کے وقتاً فوقتاً جلسے ہوا کریں گے) تعطیلات دسمبر میں بتاریخ ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا اور اس جلسہ میں علاوہ ممبران انجمن ہذا کے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ بیرونجات کے احمدی نوجوانوں کی کمیٹیوں کی طرف سے ڈیلیگیٹس بھی آئیں گے اور یہ اشتہار بدیں غرض شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر احمدی نوجوانوں کی ایسی کمیٹیاں ہوں جن کے اغراض مندرجہ بالا اغراض سے مطابقت رکھتے ہوں اور وہ کمیٹیاں ہمارے علم میں نہ ہوں تو ان کو چاہیئے کہ مہربانی فرما کر جلسہ ہذا کے لئے اپنی طرف سے ڈیلیگیٹس مقرر فرما دیں اور ان کی اطلاع ۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۶ء تک سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان کو کر دیں اور ایسے ڈیلیگیٹس کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۵ دسمبر ۱۹۰۶ء تک پہنچ جاویں۔

اور دوسرے یہ اشتہار اس غرض سے شائع کیا جاتا ہے کہ تمام ممبران سلسلہ عالیہ احمدیہ جو اس وقت قادیان میں موجود ہوں۔ اس جلسہ میں تشریف لا دیں اور مجلس ہذا کو ممنون احسان بنائیں۔ اس جلسہ کا انعقاد تعطیلات دسمبر میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ اس وقت تمام بیرونجات سے بہت سے احمدی احباب قادیان میں تشریف لائے ہیں۔

پروگرام جلسہ ہذا۔ (منظور کردہ سب کمیٹی جلسہ)

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء (جلسہ برائے استقبال ڈیلیگیٹس)*

*نوٹ۔ اس جلسہ میں بھی کل احمدی احباب بخوشی تشریف لا سکتے ہیں۔

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء بوقت صبح ½ ۷ بجے سے ½ ۹ تک

اس جلسہ کے پریذیڈنٹ و سکرٹری وہی ہوں گے جو انجمن ہذا کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری ہیں۔

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پریذیڈنٹ	ہمارے اغراض اور وہ کیونکر پورے ہوتے جاویں	½ ۷ بجے سے ¼ ۸ بجے تک
۲	عبد الرحیم سکرٹری	شکریہ محسنین	¼ ۸ ״ ״ ½ ۸ ״ ״
۳	ڈیلیگیٹس	مختلف تقاریر	½ ۸ ״ ״ ¼ ۹ ״ ״
۴	پریذیڈنٹ	آخری تقریر	¼ ۹ ״ ״ ½ ۹ ״ ״

۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مولانا مولوی نور الدین صاحب ہوں گے اور سکرٹری انجمن ہذا کا سکرٹری ہوگا۔

جلسہ اوّل بوقت صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نمبر	نام	مضمون	وقت
۱	حضرت مولوی نور الدین صاحب	انجمن کے اغراض کے متعلق کوئی تقریر	۸ بجے سے ½ ۹ بجے تک
۲	سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان	رپورٹ انجمن تشحیذ الاذہان	½ ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک
۳	چودہری فتح محمد صاحب طالب العلم اسلامیہ کالج لاہور	بعثت نبی کریم صلعم پر مخالفین کے اعتراض اور ان کے جواب	۱۰ ״ ״ ۱۱ ״

جلسہ دوم بوقت شام ۲ بجے سے ۴ بجے تک

نمبر	نام لیکچرار	مضمون	وقت
۱	ماسٹر محمد دین صاحب طالب علم علی گڑھ کالج	وفات مسیح	۲ بجے سے ½ ۲ بجے تک
۲	میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا	شرک	½ ۲ ״ ״ ½ ۳ ״ ״
۳	پریزیڈنٹ	آخری تقریر	½ ۳ ״ ״ ۴ ״ ״

انجمن تشحیذ الاذہان کے ممبر یہ ہیں۔

(۱) میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ انجمن تشحیذ الاذہان و ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان (۲) عبد الرحیم۔ سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان و مینیجر رسالہ (۳) چودہری فتح محمد صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۴) چودہری عبد السلام صاحب محاسب انجمن (۵) منشی برکت علی صاحب نائب سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان (۶) شیخ تیمور صاحب ممبر (۷) سید طفیل حسین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۸) چودہری محمد ضیاء الدین صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۹) محب الرحمان صاحب ممبر تشحیذ الاذہان (۱۰) عبد اللہ خان صاحب گوہر ممبر تشحیذ الاذہان (۱۱) شیخ عبد الرحمن صاحب ممبر تشحیذ الاذہان۔ المشتہر عبد الرحیم سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لیکچر گجرات

گجرات میں جو لیکچر ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ہوا اگرچہ وہ بہت طول پکڑ گیا تھا جو غالباً دو گھنٹہ تک رہا مگر اس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے شاید اس سے کسی رشید کو فائدہ پہنچے

یہ لیکچر تین حصوں میں منقسم تھا اول تو سکھ صاحبان مخاطب تھے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ آج کل جو گرنتھ صاحب میرے بزرگوں اور سکھ سرداروں کے ہاں اعلیٰ درجہ کی دینی کتاب سمجھی جاتی ہے وہ درحقیقت ساری کی ساری باوا نانک صاحب کی تحریر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ اور لوگوں نے بھی تصرف اور کمی بیشی کر دی ہے۔ چنانچہ سب سکھ صاحبان کو معلوم ہے کہ باوا صاحب کے شلوک ان کے زمانہ میں جمع کئے گئے تھے۔ بلکہ قریباً دو سو سال کے بعد ان و انہوں کو لکھا گیا گیا اور ان کے ساتھ باوا صاحب کے دوسرے گدی نشین گروؤں نے اپنے پاس سے نئے نئے شلوک بنا بنا کر گرنتھ میں لکھ دئے اور انہیں باوا صاحب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے اور ایسے شلوکوں کے بعد نانک کا نام بھی لکھدیا گیا ہے۔ اس تصرف بیجا کی تفصیل تو الگ ٹریکٹ میں درج ہے مگر یہاں اس قدر لکھنا کافی ہے کہ گرنتھ صاحب کے محرف مبدل ہونے میں کسی کو شک نہیں اور اس امر کا اقرار تمام گرنتھیوں کو اب تک ہے۔ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ دراصل تحریر باوا نانک کی وہ ہے جو چولہ صاحب کے نام سے اور اب تک باوا نانک کے تصرف میں موجود ہے جہاں اب تک میرے بزرگ چولہ صاحب کا متھا ٹیکتے اور برکت ڈھونڈتے ہیں اور چولہ صاحب پر نماز اور قرآنی آیتیں جابجا لکھی ہوئی ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ سے باوا صاحب کا مذہب اس قدر ظاہر نہیں ہوتا جس قدر چولہ صاحب اور ان کی سوانح عمری سے .... اور یہ بھی ہر ایک کو معلوم ہے کہ باوا صاحب نے نہ ایک دفعہ بلکہ دو بار مکہ معظمہ کا حج کیا۔ قصہ کوتاہ ان واقعات کثیرہ سے ثابت ہے کہ باوا صاحب پکے مسلمان تھے۔

بعد ازاں لیکچر کا بڑا حصہ اس امر پر مشتمل تھا کہ درحقیقت سچا اور منجانب اللہ وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں حوادث زمانہ اور انقلاب روزگار سے تغیرات واقع ہو گئے ہوں یعنے اس مذہب میں ہمیشہ ایسے برکات اور تاثیرات کا سلسلہ جاری ہے جو ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے اور ایسا ہونا چاہیئے کہ حضرت آدم یا جب سے دنیا کی تاریخ کا پتہ لگ سکتا ہے۔ مذہب کے ثمرات اور نتائج ہمیشہ ویسے ہی ناشی ہوں۔[1] جو ہر نبی اور ہر رسول کے زمانہ میں منتج ہوتے تھے۔ صرف ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ اہل مذہب اپنے کمالات کو اولین اور سابقین اور متقدمین پر ہی ختم کرتے ہوں اور موجودہ زمانہ ان دینی کمالات سے تہیدست ہو کر صرف قصے کہانیوں اور قشر اور بے مغز پوست پر قانع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ جس حالت میں خدا ہمیشہ لا تغیر اور لا زوال طاقتوں کے ساتھ چلا آیا ہے پھر کوئی وجہ پیش نہیں ہو سکتی کہ اس کی بعض صفات تکلم اور مخاطبہ کا تعطل اس بابرکت زمانہ میں تسلیم کر لیا جاوے۔

اس تمہید کے بعد انبیاء سابقین کی نظیروں سے ثابت کیا گیا کہ خدا نے مخلوقات کو ہمیشہ حق و باطل کے تصفیہ میں نہ موسیٰ اور ابراہیم کے زمانہ میں دبدبہ میں رکھا نہ اس ذات پاک نے اس زمانہ میں جب حق و باطل میں بڑا تنازعہ برپا ہوا ہو اور نہ ہی راستی اور ناراستی میں فرق اور تمیز کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ہو اور خدا کی ہمیشہ ایسی عادت جاری رہی ہے۔ کہ ابطال باطل اور احقاق حق میں ایسا کھلم کھلا فیصلہ کر دیا کرتا ہے کہ اس فیصلہ کے سمجھنے میں لوگوں کو چنداں منطق اور گہرے اور دقیق علوم کی ضرورت نہیں ہوا کرتی کیونکہ مذہب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا قبول کرنا اور اس کا پابند بننا ادنیٰ و اعلیٰ اور خواندہ و ناخواندہ ہر ایک کا فرض ہے۔ جس کے پابند ہوئے بغیر کوئی متنفس خدا کے حضور میں سرخرو اور عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا مذاہب میں نہایت موٹا اور صاف فیصلہ کر دیتا ہے تاکہ ہر ایک موٹی سمجھ والے نیچے اور بڑے پر بھی اتمام حجت ہو کر قیامت کے دن انہیں جزا و سزا دیگے۔ سو جیسے ابوجہل اور محمد صلعم کے درمیان اور موسیٰ اور فرعون کے مابین خدا کا فیصلہ ہوا۔ اسی طرح سے اس زمانہ میں پنڈت لیکھرام اور مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے درمیان میں مباہلہ ہو کر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک فریق مجرم قرار پا کر فنا ہو گیا اور دوسرا مظفر اور منصور ہو کر لاکھوں گروہوں کی ہدایت کا موجب ہوا اور ہو رہا ہے۔

اس طریق سے مجھے معلوم ہو گیا کہ بطریق مباہلہ اسلام دوسرے مذاہب کے مقابلہ راست اور منجانب اللہ ہے[2] بعد ازاں مجھے پھر اسلام کے بہتر فرقوں (شیعہ سنی اور وہابی مالکی۔ حنبلی معتزلہ وغیرہ میں فیصلہ کرنا پڑا۔ آخر کار وہ فیصلہ بھی سات دفعہ بذریعہ مباہلہ ہو گیا کہ مرزا صاحب کے کردار اور گفتار اور اصول اور اعمال اور معتقدات صحیح اور برحق ہیں کیونکہ خدا قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں مومنوں اور راستبازوں کی مدد اور نصرت کیا کرتا ہوں اور انہیں ہی غلبہ اور فتح بخشا کرتا ہوں۔

بعد ازاں کسی کے کہنے پر میں نے وہ تمام علامات اور نشانیاں جو حضرت صلعم نے امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں فرمائی ہیں۔ بقیہ صفحہ اور عبارات اہل جلسہ کو سنائیں اور التماس کی کہ یہ جو میں نے مر (دیکھو بقیہ صفحہ ۱)

---

[1] اس زمانہ میں جس قدر اسلام کے برخلاف دوسرے مذہب میں وہ اہل اسلام سے سنکر اور اسلام کی اقتدار اور ریس کر کے خدا کی زندہ صفات کے قائل ہیں اور یہ صرف ان لوگوں کا دعویٰ بلا دلیل ہے کہ خدا قادر مطلق یا عالم الغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جب کوئی مخالفین اسلام سے (ہندو آریہ عیسائی وغیرہ) تجربہ کی رو سے کوئی دعوے کر کے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے تجربہ اور آزمائش کی رو سے خدا کو عالم الغیب یا رحمان یا مالک مانا ہے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بھی علم غیب اور الہامی پیشگوئیوں اور خوارق عادت کے طور پر الٰہی اقتدار اور تعریف کا قائل نہیں بلکہ گذشتہ نبیوں اور رشیوں اور منیوں کی

بقیہ حاشیہ کالم ۲۔ کہانیوں اور سنے سنائے واقعات پر اس کا کچا ایمان ہے پھر ان کا خدا کی زندہ صفات کا اقرار کرنا بڑا دعوے اور سناتنوں کے قصے کہانیوں سے ذرہ ترجیح رکھتا ہاں ہم لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہمیشہ سے عالم الغیب اور مالک اور رحمان اور رحیم ہے جیسے کہ تجربہ کی رو سے بذریعہ صدہا پیشگوئیوں کو ہمنے خود تجربہ کر لیا ہے مگر ہمارے مخالف یونہی ریس کرتے ہیں۔ پھر ان میں کوئی بھی فرد بشر ایسا جو تجربتہً ہم پر ثابت کر سکے کہ خدا ہے بھی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۷)

چاند گرہن اور سورج گرہن کا رمضان میں ہونا اور ریل کا جاری ہونا اور ذو دار تارہ کا طلوع ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا بیسیوں رسالہ کتب قدیمہ اور آثار حدیثیہ اور نبویہ سے تلاش کر کے آپ لوگوں کے حضور میں پیش کی ہیں۔ حق تو یہ تھا۔ کہ آپ لوگ ان کتابوں کو دیکھکر ہمیں بتلاتے۔ کیونکہ ہم جو کفار (سکھوں) اور منکرین اسلام سے آیا ہوں۔ مجھے ان دار قطنیوں اور مشکوٰۃ وغیرہ کتابوں سے کیا تعلق یا واسطہ تھا۔ کہ ان کا مطالعہ کر کے ان باتوں اور رسول کریم صلعم کے فرمودہ نشانیوں پر آپ صاحبان کو اطلاع دیتا بلکہ یہ آپ لوگوں کا حق تھا۔ کہ ہمیں بتلاتے۔ مگر حیف ہے ان لوگوں پر کہ انہیں اپنے گھر کی خبر نہیں اور غیر اور بیگانے نادوقت آپ لوگوں کے گھر میں گھس کر یہ بتلاتے ہیں کہ تمہاری کوٹھڑیوں میں فلاں فلاں جواہرات اور موتی ہیں۔ ان سے تم بے خبر سوئے رہو۔ اب میں امید کرتا کہ ان حدیثوں کے حوالجات اور حضرت رسول کریم کے پاک لبوں سے فرمودہ علامات کو نکر اور کتابوں میں لکھا ہوا پاکر پھر بھی اس نور اور رحمت سے غافل رہتے۔ جو عین وقت پر نازل ہوا اور دور دور سے لوگوں نے اور غیر مذہب کے کفار نے اسے شناخت کیا۔ زیادہ کیا تحریر کیا جاوے۔ اس سارے لیکچر کی کیفیت غالباً الگ شائع ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

ماسٹر عبد الرحمان

ضروری اطلاع

اس وقت کو محسوس کر کے جو ہمارے بھائیوں کو مختلف مدات کا چندہ مختلف اشخاص کے نام بھیجنے میں پیش آتی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۷ء سے ہر ایک قسم کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے خواہ وہ چندہ مدرسہ کا ہو۔ یا زکوٰۃ کا روپیہ مقبرہ بہشتی کا چندہ یا وصیت کا روپیہ یا آمدنی کا حصہ یا غیر فنڈ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا روپیہ جو ایان لنگر خانہ کے روپے کے جو سے ہر نام براہ راست آنا چاہیئے۔

ہر قسم کا چندہ جو قادیان میں بھیجا جاتا ہے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام آنا چاہیئے۔ لنگر کا چندہ اگر کسی اور چندے کے ساتھ شامل کر کے بھیجنا ہو تو اختیار ہوگا کہ وہ بھی محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ہی بھیجدیں اور محاسب اُسے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیگا۔

مگر اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ کوپن میں فرستندہ کا پورا پتہ خوشخط لکھا ہوا ہو اور نیز مفصل ہدایت ہو کہ کتنا کتنا روپیہ کس کس کی طرف سے کس کس مد کا ہے۔ میگزین کی قیمت ہے یا اعانت میگزین یعنی اشاعت اسلام کا روپیہ ہے۔ مدرسہ کا روپیہ ہے۔ یا عید فنڈ کا روپیہ ہے یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ کا ہے یا بہشتی مقبرہ کا چندہ ہے یا وصیت کا روپیہ ہے یا آمد کا دسواں حصہ ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے، یا کسی جائداد کی قیمت ہے، جو رسالہ الوصیت کے ماتحت انجمن مذکور کو دی گئی ہے یا کسی مکان کا کرایہ ہے یا زمین کی آمد ہے جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت میں ہے یا زکوٰۃ کا روپیہ ہے۔ غرضیکہ پورے طور کے ساتھ کوپن میں اس امر کو واضح کرنا چاہیئے۔ جس سے محاسب کو غلطی نہ لگے۔

تمام رقوم کی رسیدیں باضابطہ دی جاوینگی اور ماہ بماہ رقوم آمدنی کسی رسالہ یا اخبار میں شائع ہوتی رہینگی۔ جس شخص کو باضابطہ رسید دفتر محاسب سے نہ پہنچے۔ اُسے ضروری ہوگا کہ فی الفور اپنی مرسلہ رقم کی تحقیق کرے۔ ویسا ہی اگر مطبوعہ رسیدوں میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ یا کسی نام کا اندراج نہ ہو تو بھیجنے والے کا فرض ہوگا۔ کہ فی الفور خط و کتابت کرے۔

المشتہر

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

نوٹ۔ اس امر کا یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ رسالہ الوصیت کے ماتحت کئی قسم کا چندہ ہے۔ شرط اول مقبرہ بہشتی کی یہ ہے کہ کچھ چندہ حسب حیثیت مقبرہ بہشتی کے زمین یا باغ اور دیگر لوازم کی تیاری کے لئے دینا ہوگا سو یہ چندہ چندہ مقبرہ بہشتی کہلاتا ہے۔ دوسری شرط وصیت کی یہ ہے کہ وصیت کرے یا جائداد کی قیمت کر کے روپیہ داخل کرے یا آمد کا دسواں حصہ ہے سو اس کو الگ بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ ان دونوں شرطوں کا الگ الگ پورا کرنا ضروری ہے۔

ہز ہائینس امیر صاحب کا نیا پروگرام سیاحت

افغانستان کی سیر و سیاحت کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہوں گے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروز ہی ۳ کو وہاں سے روانگی پشاور میں ۳ کو پہنچ کر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۸ کو سرہند آگرہ میں ۹ کو پہنچکر ۱۰ تک قیام۔ علی گڈھ ۱۶ - ۱۷ کان پور گوالیار میں ۱۸ کو وارد ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۶ کو روانگی۔ ۲۸ کو اجمیر۔ کلکتہ کو ۳۰ کو آمد۔ ۴ فروری کو روانگی۔ سہارنپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو آمد اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود ۱۷ کو روانگی ۱۸ کو سکھر۔ ۱۹ کو بہاولپور میں تشریف آوری ۲۱ کو تشریف بری ۲۲ کو ورود لاہور ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور ۲۸ کو روانگی۔ لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود اور یکم مارچ کو روانگی جانب کابل کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست ہسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ اور ان کے جلو کے آدمیوں کے لئے محل مذکور کے قریب خیمے نصب کئے جاینگے۔

چین میں تعلیم نسوان

چینی عورتیں بھی عمدہ تعلیم کے واسطے شور مچا رہے ہیں۔

نانکنگ میں ایک اسکول لڑکیوں کے واسطے کھولا گیا ہے اس میں چھ اُستانیاں ہیں۔ جن میں سے دو انگلش لیڈیاں ہیں۔ چین میں عوام الناس کی شائستگی اور تعلیم کیواسطے جو کوشش کی جا رہی ہے اس میں بھی عورتیں بڑا گہرا حصہ لے رہی ہیں پیکن میں عورتوں کے واسطے ایک روزانہ اخبار بھی شائع ہونیوالا ہے۔ اس کی ایڈیٹر عورتیں ہوں گی۔ اور اس میں زیادہ تر بچوں کی تربیت کا ذکر ہوتا ہے نجوم اور تاریخ کے متعلق بھی بہت سی باتیں چھپتی رہتی ہیں۔

نماز جنازہ۔ برادرم کرم الٰہی صاحب ساکن موضع تھال تحصیل کھاریاں کی والدہ فوت ہوگئی ہے وہ احباب سے جنازہ غائبانہ پڑھنے کی التماس کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

اُلّو اخبار
ہمارے ملک مین اُلّو اور اس کا پٹھا ایک گالی ہے۔ جنوبی افریقہ کے انگریزی علاقہ کیپ کالونی کے دارالخلافہ کیپ ٹاؤن سے ایک ہفتہ وار اخبار انیس ۱۹ سال سے جاری ہے اور ملک مین معزز ہے قیمت ۶ سالیانہ ہے اور نام اس کا ہے اُلّو
اُلّو لکھتا ہے کہ فرانس مین ایک عورت نے بذریعہ عدالت اس وجہ پر اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی ہے۔ کہ میرا خاوند میرے ساتھ حد سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔
عیسائی دنیا کے واسطے یا تو طلاق کا دروازہ ایسا بند تھا کہ کسی سخت ضرورت مین بھی طلاق نہ ہوسکتی تھی اور یا ایسا کھلا ہے۔ کہ بات بات پر طلاق ہوجاتی ہو۔

مدراس مین مذہبی تعلیم
ولائیت کے اخبارات مین تعلیمی بل کے متعلق بہت شور مچ رہا ہے۔ مجلس عامہ نے اس امر کو منظور کیا ہو کہ ابتدائی مدارس مین مذہبی تعلیم نہ دی جاوے اور مجلس اُمرا اس کی مخالف ہے۔ آپس مین بہت اختلاف اور شور وغل ہورہا ہے۔ مذہبی تعلیم تو بجائے خود کوئی بُری شے نہین ہے۔ لیکن دین عیسوی جس مذہب کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالو۔ وہ تو درحقیقت اسی قابل ہے۔ کہ ابتدائی مدارس کیا بڑے بڑے مدارس سے اس کو مٹا دینا چاہیے۔ امید ہے۔ کہ مجلس عامہ اس مین کامیاب ہوگی۔ کیونکہ فی زمانہ خدا تعالیٰ کا منشاء بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

دو ۲ بُری چیزین
امریکہ کا اخبار نرتھ سیکر لکھتا ہے کہ ہمارے ملک مین خراب کن چیزین دو ۲ ہین۔ ایک شراب اور ایک گرجے۔ ایک بوڑھے کا ذکر ہے۔ کہ وہ گرجے مین صرف اسیواسطے جاتا تھا۔ کہ وہاں عشاء ربانی کی رسم کے بہانے سے کچھ شراب پینے کو مل جاتی تھی۔ یہ دو ۲ خراب چیزین ایسی ہین۔ کہ ایک انسان کے جسم کو خراب کرتی ہے اور دوسرے انسان کے دماغ کو خراب کرتی ہے۔

پُرانی عیسوّیت
اخبار ڈی ٹرایٹ نیوز لکھتا ہے کہ پرانے زمانہ مین عیسائیت کا حال اچھا تھا۔ کہ عام لوگون کو بائبل کے پڑھنے اور سمجھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی اور مذہبی کتب کا مطالعہ صرف پادریون اور گرجون کے ملازمین تک محدود رہتا تھا۔ تو کچھ اختلاف نہ پیدا ہوتا تھا اب جب کہ بائبل کا ترجمہ ہوگیا اور ہر شخص کو مذہب سے واقفیت دی گئی تو مختلف فرقے بھی بن گئے اور بائبل کے انکار کرنے والے بھی پیدا ہوگئے اور دہرئیے بھی بن گئے۔

فری تھنکر کے معنے
چیننگ سیورمنس۔ کیلیفورنیا سے لکھتا ہے۔ کہ فری تھنکر کون ہے اور لفظ فری تھنکر کے معنے کیا ہین۔ چار سو ۴۰۰ سال کا تجربہ اور لٹریچر اس ملک مین گواہی دے رہا ہے کہ فری تھنکر وہ ہے۔ جو عیسوی مذہب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کو دنیا سے مٹا دینے کی کوشش کرے۔ فری تھنکر کا اصل مُدعا یہ ہے کہ وہ دین عیسوی کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور وہ اس مین بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہا ہے۔

پادری بھاگ گئے
شہر کین سس مین ایک اتوار کے دن تمام گرجے بند رہے وجہ یہ ہوئی کہ ہفتہ کے روز شام کے قریب ایک لڑکی نے تمام پادریون کے نام خط لکھدئے۔ جن پر صرف یہ الفاظ تھے۔ "سب راز معلوم ہوگیا بھاگ جاؤ" معلوم نہین پادری صاحبان نے کیا سمجھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہمارے قتل کے واسطے منصوبے باندھے گئے ہین۔ سب کے سب شہر چھوڑکر بھاگ گئے۔

غلط دعا
شہر کریل کے پادری پیٹر گلاس صاحب اپنے مقتدیون کے واسطے گرجا مین بلند آواز مین دعائین مانگنے کے عادی تھے چونکہ پادری صاحب کے محلہ مین بہت سے ماہی گیر رہتے تھے اس واسطے آپ نے ایک دن ماہی گیرون کے سامنے باآواز بلند دعا مانگنی شروع کی کہ اے خداوند میرے ماہی گیرون کی کشتیان مچھلیون سے بھرد ے یہ دعا سن کر فوراً ایک ماہی گیر اُٹھا اور پکار کر کہنے لگا کہ نہ خداوند ایسا نہ کرنا ورنہ کشتی ڈوب جائیں گی اور سب غرق۔

غلیظ رسم
نارتھمپٹن کونٹی کورٹ مین ایک گواہ پیش ہوا۔ عیسوی مذہب کی رسم کے مطابق گواہی سے پہلے اُسے کہا گیا کہ حلف کے طور پر بائبل کو بوسہ دے۔ اس نے انکار کیا اور کہا کہ بیسوین سال سے یہ چمڑے کی جلد بیان پڑی ہے اور یہ چمڑا بسبب پُرانا اور دست مال ہونے کے بہت خراب ہے اور ممکن ہے اس مین ضرر رسان جرم ہون مین اس کو منہ لگانا نہین چاہتا۔ جج معقول آدمی تھا اس نے عذر قبول کیا بلکہ ملک کے ڈاکٹرون کے آگے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس غلیظ رسم کو انگلستان کے قانون سے نکال دینے کیواسطے کوشش کرین۔

ایک پادری صاحب
پاپونیر اخبار جو ایک رپیڈس صوبہ مچیگن سے نکلتا ہے ۲۴ر ستمبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ پادری ای۔ ایل جیمز صاحب گرجے سے خارج کئے گئے اور پادری ہونے کی سند چھین لی گئی۔ سبب وہی ایک بیگانہ لڑکی کے ساتھ کچھ معاملہ۔

ایک دانا بشپ
بشپ چارلس ڈی ولیمس نے ۳۰ر ستمبر کو نوجوان عیسائیون کے ایک مجمع مین وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ بائبل نے کہین یہ دعویٰ نہین کیا۔ کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ ہان بائبل ایک قابل عزت عجائب خانہ ہے۔ جس کی اشیاء کو دیکھنا جائز پر ہاتھ لگانا یا استعمال کرنا جرم ہے۔

دہریت اور عیسویت
نارمن مے صاحب شہر مونٹریال سے تحریر فرماتے ہین کہ بت پرستی۔ عیسویت اور دہریت دراصل ہر سہ ہم معنے الفاظ ہین ان مذاہب مین سے کسی مذہب کو لے لو۔ سب کا مقصد اور انجام ایک ہی ہو کیونکہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو بھی کچھ تعلق اور واسطہ نہین ہے۔

ایک مس کا اپنا نیلام
مس ایلہ بیتھ میگی جو واشنگٹن (امریکہ) کی ایک کنواری لڑکی ہے اور چکیبو کے ایک کارخانہ مین ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو نیلام کے ذریعہ سے فروخت کرنے پر مستعد ہے اور اشتہار دیا ہے کہ مین اُس شخص کی جینے جی خادمہ ہوکر رہون گی جو میرے دام سب سے زیادہ لگائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت ۵۶

۱۔ مین مسمی شیر علی ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم رانجھہ ساکن ادرحمہ تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور۔ حال مقیم قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہٗ مسیح موعود قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کا جو اُن مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے۔ ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

۴۔ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ مکان واقع قادیان قیمتی یک صد روپیہ اور بھینس قیمتی معہ روپیہ اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہو اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین۔ مین آج کی تاریخ اس جائداد کے ⅓ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت للعہ روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد ⅓ جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو بھی وصیت کردہ جائداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ (غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اُس کی مالک یہی انجمن مذکور ہو۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوائے جائیداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہو۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق ہم مین وصیت کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

نوٹ۔ جس مکان کا مین نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ میرا ارادہ اس کو وسیع کرنے کا اور نئی عمارت بنانے کا ہے اور اسطرح اس کی قیمت اُمید ہے۔ کہ چار سو تک ہوجاوے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہین یا آیندہ شائع ہون گی۔ دارالامان قادیان مین پہنچاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم وپنجم مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ مذکور مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے، میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹۔ یہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کیا چکا ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

الراقم۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ الموصی۔ قادیان دارالامان ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء

العبد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ

گواہ شد۔ حافظ عبدالعلی ولد مولوی نظام الدین ذات رانجھہ سکنہ ادرحمہ
گواہ شد۔ نظام الدین والد شیر علی بقلم خود سکنہ ادرحمہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد۔ غلام نبی پنشنر حال وارد ادرحمہ سکنہ مھوجن بقلم خود

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ براہ مہربانی یہ چند سطور اخبار بدر مین شائع کر کے ممنون احسان فرمادین۔

باوا نانک صاحب کے چیلون کو خوش خبری

گورو کی بانی جس کا اشتہار رہنمائے خالصہ مین دیا گیا تھا اللہ تعالےٰ کے فضل سے تیار ہوگئی ہے۔ جس مین باوا نانک جی کا مواحد مسلمان اور پانچ ارکان اسلام کا پابند ہونا اور بربلا درود شریف اور نماز پڑھنا اور باوا نانک وگوبند سنگھ جی کی تعلیم کا اختلاف جس مین زمین وآسمان کا فرق ہے بڑے بڑے پُر دلایل ثبوت سکھ صاحبان کی مسلم پستکوں (مذہبی کتابون) سے دئے گئے ہین اور حتے الوسع محض سکھ صاحبان کی خاطر پنجابی دہرون اور سوتون سے

کام لیا گیا ہے۔ کیونکہ سکھ صاحبان کو پنجابی زبان سے بہت اُنس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شائع ہونے پر بہتوں کا بھلا ہوگا۔ چونکہ یہ عاجز اس قدر زر کثیر نہیں رکھتا۔ لہٰذا ملتمس ہوں۔ کہ براہ مہربانی کوئی صاحب اس کے چھپوانے کا انتظام کریویں۔ عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور۔

المشتہر۔ محمد یوسف طالب۔ دوم مدرس مدرسہ پشین ملک بلوچستان
(سابق سورن سنگھ برہمچاری)

شعر و سخن

(شکریہ منت منان بتعریف مسیح امام آخر زمان)

خدایا شکر ہے تیرا کہ ہم نے وہ زماں پایا
ترے فضلوں کے میں قربان جاؤں آج مرا اعلا
زمانہ چشم براہ تھا خود اس کی انتظاری میں
مسیح دور آخر ہے غلام احمدؐ سرور
بشارت جسکی سارے انبیاء دیتے رہے وہ اب
زمانہ ہی فقط ہم نے نہ پایا اس شہنشہ کا
یہ تیری ہی عنایت ہے کہ ہم کو یہ ملی نعمت
نظر آتی ہے اب سرسبزی و شادابی ہر جانب
گئے وہ دن کہ مردہ ہوگئی تھی یہ زمین ساری
پرندے اب خوشی سے باغ عالم میں چہکتے ہیں
جہاں میں اس کے آنے سے ہے پھیلی ہر طرف خوشبو
جو غمگین دل تھے انکی اب مرادیں ہوگئیں پوری
غضب کی وہ دعائیں تھیں خدا کے پاک بندوں کی
جو تھے روباہ سیرت گھس گئے اندر بلوں کے وہ
سعادتمند اس سے اکتساب نور کرتے ہیں
نشانات سماوی نے کیا سچا اُسے ثابت
وہ صورت اور سیرت میں ہے مانند نبی حق
فزوں اسلام کی شوکت ہوئی ہے اس کے آنے سے
بنایا قادیاں کو ہے خدا نے مرجع عالم
جو اعدا تھے ہوگئے مغلوب وہ سارے
دلائل سے کیا قتل اس نے سارے اہل باطل کو
ہوا ہے انتشار نور جب سے بدر کامل کا
ہلاکت کے لئے اس کی نہیں تسمہ لگا چھوڑا
شریروں کی شرارت کی بھلا کیا پیش جاتی ہے
زمانہ کے حوادث کی نہیں پرواہ اسے ہرگز

طالب میں جس کی مردان خدا کو نیم جاں پایا
کہ ہم نے فضل سے تیرے شہ آخر زماں پایا
طلبگار اس کی آمد کا ہر اک پیر و جواں پایا
ملائک کو بھی جس کے وصف میں رطب اللساں پایا
زہے قسمت کہ ہم نے رہنمائے گمرہاں پایا
کہ خدام میں اس کے ہم نے خود کو بیگماں پایا
رواں ور داں کو جس سے ہم نے ہر دم شادماں پایا
جہاں میں تیری رحمت کا ہر اک چشمہ رواں پایا
ترے فضلوں سے ہم نے اب زمیں کو گلستاں پایا
ہزاروں بلبلوں کو شاخ پر نالہ کناں پایا
ہوا کو بھی ہے گویا ہم نے اب عنبر فشاں پایا
تر و تازہ خوشی سے ہم نے روئے عاشقاں پایا
کہ جن کی استجابت سے یہ مرد آسماں پایا
مقابل میں کھڑا جب ہے کہ ہے تیر زیاں پایا
مگر خفاش بدطینت کو ظلمت میں نہاں پایا
مسیح موعود کو کامل بوقت امتحاں پایا
تری رحمت کے قربان ہم نے کیسا دل ستاں پایا
ہے باغ احمدی کا ہم نے اس کو باغباں پایا
ہے جس سے حاسدوں کے سینہ میں زخم نہاں پایا
شریروں کے لئے اس کو بلائے ناگہاں پایا
قلم کو اس کے ہم نے بڑھ کے از تیغ و سناں پایا
اسی ساعت سے ہم نے دہر میں شور سگاں پایا
ہر اک بوجہل سیرت کو غرض ریشہ دواں پایا
کہ اس کے سر پہ ہم نے ہی خدا کو سایہ باں پایا
جو دیکھا جا کے ہم نے اسکو ہر دم شادماں پایا

مقابل گر ہوا اس کے کوئی دشمن تو یوں سمجھو
ملی بیمار کو صحت ہوئی ہے قادیاں جا کر
ہوئی نصرت ہے دین کی اس شہنشاہ کے آنے سے
غریبوں کا ہے ملجا یتیموں کا ہے ماوا
مرزائی احمدی بھائیو مبارک ہو مبارکباد
چہکتے طائران قدس اس کی بارگاہ میں ہیں
مریں یہ مولوی اور پیرزادے گدیوں والے
ریاکاری سے پہنے جسم پر دلق مرقع ہیں
خدایا خوش رہے ہر دم ترا یہ مہدی برحق

عدو کا سینہ۔ اس کا چہرہ ہم نے ارغوان پایا
مسیحا کی زمین کو ہم نے ہے دار الامان پایا
بحمد اللہ کہ ہم نے یہ عجب صاحبقران پایا
خوشا قسمت ہماری ہم نے ایسا مہرباں پایا
کہ ہم نے اس فرستادہ کو اپنا گلہ بان پایا
حریم قادیاں کو ہم نے ہے باغ جناں پایا
ہدایت سے جنہیں محروم ہم نے بے نشاں پایا
ہدایت کو مگر سینہ میں ان کے بے نشاں پایا
کہ ہم نے اس سے تیری ذات کا نام و نشاں پایا

زمانہ ہمیشہ پیغمبروں اور رہنماؤں کا خواہشمند رہا ہے

خداوند کریم غفور الرحیم نے اپنی کریمانہ و رحیمانہ صفتوں سے بہت سی چیزیں اپنی مخلوق کے لئے مہیا کر دی ہیں۔ منجملہ اُن کے انبیاء۔ مُرسل۔ پیغمبر امام رہنما ہیں۔ جن کا کام خلق اللہ کو پیغام خدا پہنچانا ہے اور راہ راست دکھانا ہے۔ یہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ کہ جب کبھی کسی قوم میں ضعف کے آثار پیدا ہوئے تو خدا تعالے نے اپنی صفت رحمانیت سے اپنا برگزیدہ اس قوم کے درمیان بھیجا۔ تاکہ وہ لوگوں کو چراغ ہدایت کی روشنی دکھا کے اور کر ضلالت سے راہ راست پر لاوے۔ جب اس برگز
وعظ شروع کیا تو بہت سے بلکہ اول اول
کے درپے ہوئے۔ اور آخر آہستہ آہ
کم بختوں نے بوجہ نافہمی مخالفت کی اور
ر رہ کے ایذا رسانی کے طریق استعمال کئے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ ان کو کیسے کیسے روز سیاہ دیکھنے نصیب ہوئے۔

چونکہ اس زمانہ میں جب کہ قرآن کریم و اسلام پر غیر قوموں کی طرف سے بڑے بڑے ناروا حملے ہوئے۔ تو ضرور تھا کہ ان کے روکنے والا اور ہدایت کرنے والا بموجب پیشین گوئی آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کریمی سے اپنا برگزیدہ بھیجے۔ اب اگر چشم بصیرت و نظر تعمق سے دیکھا جاوے اور ہٹ دھرمی و تعصب سے اجتناب کیا جاوے۔ نیز اشارہ کدعہ (قدعہ یعنی قادیان) و رجل من ابناء فارس والی حدیثوں کی طرف غور کیا جاوے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ بیشک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد ربانی و خدا کے برگزیدہ ہیں اور جو کچھ وہ دعوے کرتے ہیں برحق کرتے ہیں۔

ناظرین! یہ باتیں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں۔ اور پہنچتی جاتی ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ واقعی اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین پر سما گئے۔ لیکن اب اس بات کے نہ ماننے کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہزاروں بلکہ کروڑوں

کا مذہب اسی بات سے زینت میں سمجھا جاتا ہے اب چونکہ یہ خیال مدت سے ان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے ۔ اس کا خارج ہونا بھی کوئی آسان بات نہیں ہے لیکن آسان بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ اس روشنی کے زمانہ میں کوئی شائستہ قوم ایسی ہٹ دھرمی پر اڑی رہے ۔ اسیطرح آریہ صاحبان و دیگر فرقے بھی جنکو دارالامان کی انجمنوں کی طرف سے چیلنج دئے جاتے ہیں تاکہ یہ بات اظہر من الشمس ہو جاوے کہ کونسا مذہب یا فرقہ صراط مستقیم پر ہے ۔ مخالفت وغیرہ سے باز رہ سکتے ہیں ۔

اب بھی اگر کوئی شخص باوجودیکہ سب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس کے مخالفوں نے اپنے فہم ناقص کی کجی اور زعم فاسد کی بدولت کیسے کیسے روز بد دیکھے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ دیکھیں گے ۔ اپنی کسی مُدعا کے لئے مخالفت پہ کمربستہ رہے ۔ تو وہ اس کا اختیار ہے ۔ کیونکہ خدا کا کام اپنے مرسل کے ذریعے پہنچانا ہے ۔ اس سے مستفید ہونا انسان کا اپنا اختیار ہے ۔ جیسے دوزخ و جنّت دونو چیزیں انسان ہی کے لئے ہیں ۔ اب جس کے لئے وہ سعی کرے گا اسی کو وہ حاصل کرے گا ۔ اگر نیکی کرے ۔ تو امید ہو سکتی ہے ۔ کہ وہ جنّت میں داخل ہو اور اگر بدی تو ضرور ہے کہ وہ اپنے کارہائے بد کی [illegible] جہنم میں سزایاب ہو ۔

صاحبان ! انسان کو جا[illegible]ے دیکھے (الانصاف [illegible]) [illegible] و تدقیق کرے نہ کہ اُٹھ مخالفت پر کمر کس لے اور کانوں میں تیل ڈالکر آسمان و زمین کے فرضی قلابے ملاتا پھرے اے مخالفان مسیح موعود و مہدی مسعود وقت تنگ ہے ۔ نشانات ظاہر ہوتے جاتے ہیں ۔ اب بھی دین کو دنیا پر مقدم سمجھو اور خدا کا خوف دل میں رکھو ۔ راس الحکمة مخافة الله ۔ خدا سے ڈرنا حکمت یعنی دانائی کا سر ہے ۔ وادیٔ کشمیر کے رہنے والے بالخصوص میرے مضمون کے مخاطب ہیں

الراقم

عبداللہ شاہ کا[illegible] سٹیٹ ہائی اسکول سرینگر کشمیر

رسید زر

یکم دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ ۱۳۵۱ ۔ محمد شریف صاحب ۔ لعہ
" " ۔ ۱۳۵۰ ۔ رحمت علی صاحب ۔ سے
" " ۔ ۱۲۹۸ ۔ عبدالمنان صاحب ۔ سے
۳ " " ۔ ۱۳۰۹ ۔ فیض احمد صاحب ۔ سے
۳ " " ۔ ۱۳۴۰ ۔ محمد علی خان صاحب ۔ سے
۳ " " ۔ ۷۷۷ ۔ شاہزادہ سلطان رشید خان صاحب ۔ عاؔ ۱۲
۳ " " ۔ ۸۹۲ ۔ غلام مصطفیٰ صاحب ۔ عاؔ
۳ " " ۔ ۱۰۹ ۔ خواجہ کمال الدین صاحب ۔ سے
۴ " " ۔ ۸۸۷ ۔ غلام محمد صاحب ۔ عاؔ ۱۲
۴ " " ۔ ۱۷۶ ۔ سہارنپور ۔ عؔ ۱۱
۵ " " ۔ ۱۳۰۶ ۔ امیر الدین صاحب ۔ عؔ ۱۲
۶ " " ۔ ۸۸۵ ۔ عبدالحکیم صاحب ۔ عؔ ۱۲
۶ " " ۔ ۱۳۴۳ ۔ بشیر حسن صاحب ۔ عہر
۶ " " ۔ ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ۔ عاؔ

دلچسپ علمی خبریں

ڈاکٹر ڈبلیو لی ملرے نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے ۔ کہ اسٹرکنائن (ایک دوا جو کچلہ سے بنائی جاتی اور انگریزی دوا فروشوں کے ہاں سے ملتی ہے) سے اُس تپ دق میں جو پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہے استعمال کرنے سے مریض کو بیحد نفع ہوتا ہے مریض کو چار خوراک ۲۴ گھنٹے میں دینی چاہئیں اور بالغ مریض کو ہر خوراک میں (۱ ۔ ۳۰) گرین تک اور پانچ دن بعد ہر خوراک میں (۱ ۔ ۳۰) گرین بڑھا دی جاوے ۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے ہر خوراک میں (۲ ۔ ۳۰) گرین ہو جاوے ۔ پھر خوراک کو بڑھانے کے لئے (۱ ۔ ۶۰) گرین کا اضافہ کیا جاوے ۔ یہاں تک کہ اضافہ کے ذریعہ خوراک انتہا تک پہنچ جاوے ۔ انتہا کے بعد خوراک میں (۱ ۔ ۴) گرین کی کمی کی جاوے ۔ خوراک کو اسی مقدار کی کمی کے ساتھ برابر گھٹایا جاوے ۔ اور جب وہ سب سے کم خوراک پر پہنچ جاوے گی تو مریض کو بیحد فائدہ پہنچیگا ۔ اس کے بعد پھر خوراک میں بتدریج اضافہ شروع کیا جاوے ۔ جہاں کہیں تازہ اور صاف ہوا مدقوق کو مل سکے ۔ وہاں اسٹرکنائن کے ذریعے علاج کرنا بہتر ہوگا مزید برآں اگر تازہ ہوا ملنے کی حالت میں بھی اس دوا کو استعمال کرایا جاوے تو اور زیادہ نفع دے گی ۔

پروفیسر ۔ کوہن نے جرمنی کی سوسائٹی آف ٹیوبرکلوسس" میں بیان کیا کہ بعض لوگوں کو مرض دق بیقاعدہ سانس کے باعث پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس لئے ایک نقاب بنایا ہے ۔ اسے چہرہ پر ڈال کر انسان ٹھیک طریقہ میں ناک کے ذریعے سانس لے سکتا ہے

اخبار سائنس سفٹنگز سے معلوم ہوا ہے کہ ایک نے ایک ایسا مصنوعی ہاتھ بنایا ہے ۔ جو چیزوں اور اوزاروں کو ایسی مضبوطی سے پکڑ سکتا ہے ۔ جیسے کہ اصلی ہاتھ وہ حسب مرضی کھل سکتا اور بند ہو سکتا ہے ۔ بہت ہلکا اور مضبوط ہے ۔ اس میں ایک کل ہے جس کے ذریعے ہاتھ کام دیتا ہے یہ کل ہتھیلی کے نیچے لگائی جاتی ہے ۔

ڈاکٹر ۔ رابرٹ ۔ ای کوگھلن کی رائے ہے کہ اکثر ورزش مفید ہوتی ہے لیکن تھوڑی مقدار میں جب ورزش سے تکان معلوم ہونے لگے تو ورزش کو بند کر دینا چاہئے ۔ زیادہ ورزش سے بہت سے نقصانات ہوتے اور امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ اس سے انسان کا دل کمزور ہونے کے باعث انسان میں نمونیا اور دیگر امراض کے قبول کرنے کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ مزید برآں زیادہ ورزش کرنے والا اچھا خاوند نہیں بن سکتا اول تو ورزش کرنے والے میں زیادہ تر شادی کرتے ہی نہیں ۔ جو کر بھی لیتے ہیں ۔ ان کی نسبتاً کم اولاد پیدا ہوتی ہے ۔ بہت سوں کی بیویاں طلاق لینے پر مجبور ہوتی ہیں ۔ جب ورزش کے ذریعے تکان معلوم دینے لگے یا جب انسان کا دل بڑھ جاوے تو ورزش بالکل بند کر دی جاوے ۔

اخبار سائنس سفٹنگز ایک نامہ نگار کے بیان کے مطابق لکھتا ہے کہ ممالک متحدہ امریکہ کے ضلع مونٹانہ میں مقام گرینایٹ کاونٹی میں ایک شخص ہے جس کا جان ڈی پرائیس ہے اس شخص کی کھال ہر سال اسیطرح گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی کینچلی اُتر جاتی ہے ۔ (ترقی)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

سرمہ سلیمانی۔ امراض چشم کا جانی دشمن اور بصارت کا حامی اگر کوئی دوا ہے تو یہی سرمہ ہے ذرا استعمال فرمائیں اول مفت منگائیے۔ دیکھیے پھر کس طرح سے یہ اپنے جادو نما خواص ظاہر کرتا ہے اس کے چند روزہ استعمال سے جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار خارش۔ پڑوال۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نزول الماء وغیرہ امراض فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ بصارت دوربینی از حد قوی ہوتی ہے اس پر قیمت دیکھیے صرف [illegible] فی تولہ

سنون نُندان۔ لو یہ وہ سنون ہے جس نے منگا یا وہ چڑا اٹھا یا کہ پھر دانتوں کی شکایت نہ با نہ لایا بس تلے اس سنون کا اعلیٰ خاصہ ہے کہ چاہے مرض درد داڑھ میں یا [illegible] ہیں۔ کھلن دندان یا بدبو دہن میں مبتلا ہو یا ان کے دانت داڑھوں سے خون آتا ہو یا مسوڑے پھولتے ہوں فقط دو یوم کے استعمال کے بعد مرض منہرا اور دانت مثل گوہر آبدار [illegible] قیمت [illegible] فی بکس۔

بکس محافظ نسل۔ یہ وہی بکس ہے جس نے اپنی معجزہ نما خواص سے [illegible] مریضوں کو در مقصد پہونچایا ہے اور [illegible] [illegible] [illegible] کسی دوا [illegible] حسرت [illegible] کی دقتیں [illegible] کو صرف ایک ہفتہ استعمال سے [illegible] ہے اسے نا امیدوں کو مژدہ ہو کہ یہ اس کی موجودگی میں مایوس نہ ہوں اس میں مفصلہ ذیل ادویات محفوظ ہیں۔ سونے چاندی کی گولیاں طلا طلسمی۔ آب حیات جن کی علیحدہ علیحدہ قیمت [illegible] ہے اگر صحت میں کسیقدر کمی ہووے۔ تو باقی دوا مفت ارسال ہوگی مریض اپنی حالت لکھتا رہے۔

نوٹ۔ دوا منگاتے وقت مرض کا حال ضرور لکھیں۔

المشتہر۔ حکیم محمد حسین خلف الصدق حکیم سرفراز حسین احمدیہ فیکٹری بلب گڑھ ضلع دہلی۔

خط و کتابت۔ کبھوقت تمام خریداران کو چاہیئے کہ اپنے نمبر خریداری کا حوالہ اپنے خط پر ضرور دیا کریں بعض خریدار غلطی سے بجائے اپنے نمبر کے رجسٹرڈ نمبر ال۲۸۸ دیدیا کرتے ہیں یہ نمبر خریداری نہیں ہے بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے۔ ہر خریدار کا نمبر علیحدہ ہوتا ہے نیز جو صاحبان ہمارے خط کا جواب دیں ان کو چاہیئے کہ جواب کے وقت ہمارے خط کا نمبر اور تاریخ کا حوالہ بھی ساتھ ہی دیا کریں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا۔ افریقہ آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے شفاخانہ [illegible] ہیں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے نفع پہنچے۔ نذر الدین

کارخانہ دوائے [illegible] [illegible] انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انکو بڑے زور سے اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کرلیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لیکر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان میں دھوم مچگئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے اولاد دینے والا تو خدا ہے مگر اسی نے دوا میں تاثیر رکھی ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمدی موجد کارخانہ

مقام بھیرہ۔ ضلع شاہ پور پنجاب۔ محلہ معماراں

روزانہ اخبار عام

یہ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ اڈیٹوریل ہمارے ہفتہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک [illegible] کالم بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں و تاریں ہر روز چھپتی ہیں اس کا اڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا رائیں اور واقعات نہایت مدلل و معقول بیان ہوتی ہیں اس لئے تمام اہل قومیں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور عمیت [illegible] کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپ نے دیکھا ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرماویں نمونہ کا پرچہ مفت اور قیمت [illegible] [illegible] پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے [illegible] کا پتہ۔ منیجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

[illegible] بلکہ [illegible] کارخانہ جات [illegible] (رسالہ گوہر زادہ) [illegible] نایاب [illegible] نہایت [illegible] اطلاع بھیجئے [illegible] آپ اور آپکے دوستوں [illegible] [illegible] گے۔ جنرل منیجر [illegible]

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳ سیر پختہ پیس جاتا ہے۔ وزن تخمیناً معہ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ [illegible] درجہ دوم مبلغ [illegible] سے مبلغ [illegible] بیعانہ آنے پر خراس دیا جاتا ہے۔ بیلنے کی دیگچیاں چلنے والے بھی تیار ہیں۔

مستری اللہ بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے بیچ چھاپا گیا۔